۴۲ صحیح احادیثِ نبویہؐ کا مجموعہ

اربعینِ نوویؒ

مرتب:

امام یحیٰی بن شرف الدین النووی رحمۃ اللہ علیہ

(م ۶۷۶ھ)

مکتبہ خُدّام القرآن لاھور

36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور فون:03-35869501

www.tanzeem.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

''الٰہی! رحمت بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر، جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بیشک تو تعریف کیا گیا ہے، بزرگ ہے۔

الٰہی! برکت بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر، جس طرح تو نے برکت بھیجی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بیشک تو تعریف کیا گیا ہے، بزرگ ہے''۔

(۱) اصلاحِ نیت کی ضرورت واہمیت

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ :

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی ، فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ، وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِامْرَاَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ)) (رواہ البخاری ومسلم)

امیر المؤمنین ابوحفص عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اُس کی نیت کے مطابق جزا ملے گی۔ جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔ اور جس کی ہجرت حصولِ دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی چیز کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔''

(۲) اسلام' ایمان اور احسان کے مفاہیم

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ :

بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ، وَقَالَ :یَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلَاۃَ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاۃَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا)) قَالَ : صَدَقْتَ، قَالَ :فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ ، قَالَ :فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ : ((اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ، وَمَلَائِکَتِہٖ ، وَکُتُبِہٖ ، وَرُسُلِہٖ ، وَالْیَوْمِ الْآخِرِ ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ)) قَالَ :صَدَقْتَ، قَالَ :فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ، قَالَ:((اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ)) قَالَ :فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ ، قَالَ:((مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ)) قَالَ :فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِھَا؟ قَالَ :((اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا، وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ)) ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ: ((یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ؟)) قُلْتُ :اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، قَالَ :((فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ، اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُم دِیْنَکُمْ)) (رواہ مسلم)

سیدنا عمر ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

''ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال سخت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے آثار دکھائی دیتے تھے نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا (وہ آیا) اور نبی اکرم ﷺ کے قریب اس طرح بیٹھا کہ اس نے اپنے گھٹنے آپؐ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے اور اپنے ہاتھ اپنی (یا آپؐ کی) رانوں پر رکھ دیے اور کہا: ''اے محمد (ﷺ)! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے (کہ اسلام کیا ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' نماز ادا کرے' زکوٰۃ دے' رمضان کے روزے رکھے' اور استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے''۔ اس نے کہا: ''آپ نے سچ فرمایا''۔ حضرت عمر ؓ کہتے ہیں ہمیں تعجب ہوا کہ وہ خود سوال کرتا ہے اور خود ہی جواب کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: ''مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے'' (کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر' فرشتوں پر' اس کی نازل کردہ کتابوں پر' اس کے رسولوں پر' آخرت پر' اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے''۔ اس نے کہا: ''آپ

نے بالکل درست فرمایا''۔ پھر اُس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتلائیے'' (کہ احسان کسے کہتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''(احسان یہ ہے کہ) تو اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے' اور اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو کم از کم یہ خیال رہے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے''۔ پھر اس نے کہا کہ: ''مجھے قیامت کے بارے میں بتلائیے'' (کہ کب آئے گی؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے متعلق میرا علم تمہارے علم سے زیادہ نہیں''۔ اس نے کہا: ''تو پھر اس کی نشانیاں ہی بتلا دیں''۔ آپؐ نے فرمایا: ''تو اس کی نشانیاں یہ ہیں کہ لونڈیاں اپنی مالکاؤں کو جنم دینے لگیں' اور تم ننگے پاؤں' ننگے جسم' تنگ دست' بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو کہ وہ عمارتوں کی تعمیر میں حد سے تجاوز کرنے لگیں گے''۔ اس کے بعد وہ سائل چلا گیا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! جانتے ہو یہ سائل کون تھا؟'' میں (عمر) نے کہا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبریل تھے' جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے''۔

(۳) ارکانِ اسلام

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہما قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :

((بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ :شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَحَجِّ الْبَيْتِ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ))
(رواه البخاری و مسلم)

ابو عبدالرحمٰن' سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا''۔

(۴) انسان کے تخلیقی مراحل اور انجامِ آخرت

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ :

((اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يُرْسَلُ اِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ ، وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، بِكَتْبِ رِزْقِهٖ ، وَاَجَلِهٖ ، وَعَمَلِهٖ ، وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ، فَوَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ، فَيَدْخُلُهَا ، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ، حَتّٰی مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَدْخُلُهَا)) (رواه البخاری)

''ابو عبدالرحمٰن' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا' اور وہ صادق و مصدوق ہیں:

''تم میں سے ہر ایک کی تخلیق یوں ہوتی ہے کہ وہ اپنی والدہ کے پیٹ میں چالیس یوم تک نطفہ کی صورت میں' اس کے بعد اتنے ہی روز تک جمے ہوئے خون کی صورت میں اور اس کے بعد اتنے ہی روز گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے۔ بعد ازاں اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو آکر اس میں روح پھونکتا ہے' اور اسے اس پیدا ہونے والے کے متعلق چار باتیں' رزق' عمر' عمل اور اس کے شقی (بدبخت) یا سعید (نیک بخت) ہونے کے متعلق' لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ پس اُس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں! تم میں سے کوئی آدمی اہل جنت کے سے اعمال کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس پر وہ سابقہ تحریر غالب آجاتی ہے اور وہ شخص اہل جہنم کا سا عمل کر کے جہنم میں

چلا جاتا ہے۔ اور ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس پر وہ سابقہ تحریر غالب آ جاتی ہے اور وہ شخص اہل جنت کا سا عمل کر کے جنت میں چلا جاتا ہے۔''

(۵) مذمت بدعت

عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰہِ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :
((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ)) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ **((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ))** (رواہ البخاری و مسلم)

اُمّ المؤمنین اُمّ عبداللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ہمارے دین میں کسی ایسی بات کو جاری کرے جو اس دین میں نہیں ہے تو وہ بات (عمل) مردود ہے''۔ مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں: ''جو شخص ایسا عمل کرے جس کا ہمارے دین میں حکم نہیں تو وہ (عمل) مردود ہے۔''

(۶) حلال، حرام اور اصلاحِ قلب

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ :

((اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ ، وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ ، وَبَیْنَھُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِھَاتٌ لَا یَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ، فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَاَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ ، وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ ، کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ ، اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی ، اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ ، اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً ، اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ ، اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ)) (رواہ البخاری ومسلم)

ابو عبداللہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''حلال چیزوں کا حکم بالکل واضح ہے اور حرام چیزوں کا حکم بھی واضح ہے، اور ان دونوں (حلال وحرام) کے درمیان کچھ امور متشابہ ہیں جن کی حلت وحرمت کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص اس قسم کی غیر واضح اشیاء سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا، اور جو شخص اس قسم کے امور کو اختیار کرنے لگے وہ حرام میں جا پڑے گا، جیسا کہ کوئی چرواہا چراگاہ کے آس پاس جانوروں کو چرائے تو ہو سکتا ہے کہ جانور چراگاہ میں جا پہنچیں۔ خبردار! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ سے مراد اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ خبردار! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، اگر وہ درست ہو تو سارا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔''

(۷) اِخلاص، خیر خواہی، وفاداری

عَنْ اَبِیْ رُقَیَّۃَ تَمِیْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ :

((اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ)) قُلْنَا : لِمَنْ؟ قَالَ : ((لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ)) (رواہ مسلم)

ابو رقیہ سیدنا تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''دین خیر خواہی کا نام ہے''۔ ہم (صحابہ) نے کہا (خیر خواہی) کس کے لیے ہو؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے لیے، اُس کی کتاب کے لیے، اُس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں اور عوام کے لیے۔''

(۸) تحفظِ جان ومالِ مسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ ، اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی))

(رواہ البخاری و مسلم)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کرتا رہوں تا آنکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ جب وہ یہ کام کر لیں تو وہ مجھ سے اپنے خون اور اموال محفوظ کر لیں گے، سوائے کسی اسلامی حق کے، اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا“۔

(۹) اطاعتِ رسول کی فرضیت اور کثرتِ سوالات کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ ، وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰی اَنْبِيَائِهِمْ))

(رواہ البخاری و مسلم)

سیدنا ابوہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”میں تمہیں جس کام سے منع کروں اس سے باز رہو اور جس کام کا حکم دوں اسے بقدرِ استطاعت بجا لاؤ۔ تم سے پہلے لوگوں کو ان کے کثرتِ سوالات اور انبیاء سے اختلاف نے ہلاک کر ڈالا تھا“۔

(۱۰) اکلِ حلال کی اہمیت اور کسبِ حرام کی مذمت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ ، لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ ، فَقَالَ : ﴿يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ﴾ (المؤمنون: ۵۱) وَقَالَ : ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ (البقرۃ: ۱۷۲) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ ، يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَی السَّمَاءِ ، يَا رَبِّ ! يَا رَبِّ ! وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ ، وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ ، وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ ، وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ ، فَاَنّٰی يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ !)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاک چیز ہی قبول کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو“۔ اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے فرمایا: ”اے ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں رزق کے طور پر دی ہیں ان میں سے کھاؤ“۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اُس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرے، اس کے بال پراگندہ اور خود غبار آلود ہوں، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر یاربّ! یاربّ! کہے، مگر اس کی حالت یہ ہو کہ اس کا کھانا، پینا، لباس اور غذا ہر چیز حرام ہو تو اس کی دعا کیسے قبول ہو؟“

(۱۱) اِجتنابِ شبہات

عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَيْحَانَتِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔ قَالَ : حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ :

((دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰی مَا لَا يَرِيْبُكَ))

(رواہ النسائی والترمذی، وقال حسن صحیح)

رسول اللہ ﷺ کے نواسے اور آپ کی خوشبو ابومحمد سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان حفظ کر رکھا ہے:

''جو بات تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے ترک کر دو اور جس میں کوئی شک وشبہ نہ ہو اسے اختیار کرو۔''

(۱۲) مسلمانوں کا غیر متعلق امور سے اجتناب واحتراز

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ))

(حدیث حسن رواه الترمذی وغیره هکذا)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''انسان کے حسن اسلام میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ان کاموں کو ترک کر دے جن کا کوئی فائدہ نہیں۔''

(۱۳) اسلامی اخوت، تکمیل ایمان

عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ :

((لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ))

(رواه البخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ کے خادم ابوحمزہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

(۱۴) خونِ مسلم کی حرمت اور جوازِ قتل کی تین صورتیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ: الثَّیِّبُ الزَّانِیْ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِیْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)) (رواه البخاری و مسلم)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''(مندرجہ ذیل) تین صورتوں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون حلال نہیں، جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں: (۱) شادی شدہ زانی (۲) جان کے بدلے جان (یعنی قاتل) (۳) دین کا تارک، جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا۔''

(۱۵) اسلامی آدابِ معاشرت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

((مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ)) (رواه البخاری و مسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اور یومِ آخرت کو مانتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔''

(۱۶) غصہ سے ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ:

اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ : اَوْصِنِیْ، قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ مِرَارًا،

قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) (رواه البخاری)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: آپؐ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''غصہ نہ کیا کرو''۔ اس نے بار بار اپنا سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے ہر بار یہی جواب دیا: ''غصہ نہ کیا کرو۔''

(۱۷) ہر کام سلیقے سے اور ہر ایک سے حسن سلوک

عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ، وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ))

(رواه مسلم)

سیدنا ابویعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، پس جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب ذبح کرو تو بھی اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ تمہیں چاہیے کہ اپنی چھری کو خوب تیز کرلو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔''

(۱۸) تقویٰ اور حسن اخلاق

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) (رواه الترمذی وقال: حديث حسن، وفی بعض النسخ: حسن صحيح)

سیدنا ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کیا کرو اور گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو، وہ نیکی اس گناہ کو مٹا ڈالے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔''

(۱۹) تقدیر اور توکل

عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

كُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! اِنِّیْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ))

رواه الترمذی وقال حديث حسن صحيح، وفی رواية غير الترمذی:

((اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰهِ فِی الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَمَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا))

سیدنا ابوالعباس، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ایک روز میں (سواری پر) نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھا تو آپؐ نے فرمایا: ''اے لڑکے! میں تمہیں چند (مفید) باتیں بتاتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر (اس کے احکام کی پابندی کر) وہ تیری حفاظت کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر، تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کر اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگ۔ یاد رکھ، ساری دُنیا کے لوگ جمع ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کسی بات کا فائدہ اور نفع نہیں دے سکتے، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مقدر کر رکھا ہے، اور اگر سارے لوگ

مل کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ تیرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے‘ سوائے اس نقصان کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مقدر کر رکھا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔‘‘ (ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

ترمذی کے علاوہ دوسرے محدثین کی روایت میں یوں ہے: ’’تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر‘ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو خوشحالی میں اس کی طرف رجوع کر‘ وہ تنگ دستی کے وقت تیری مدد فرمائے گا۔ یاد رکھو! جو چیز تمہیں نہیں ملی وہ تمہیں مل ہی نہیں سکتی تھی‘ اور جو کچھ تجھے مل گیا اس سے تو محروم نہیں رہ سکتا تھا۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کی مدد صبر سے وابستہ ہے۔ اور تکالیف ومصائب کے بعد کشادگی اور فراخی آتی ہے۔ اور تنگی کے بعد آسانی بھی ہوتی ہے‘‘۔

(۲۰) شرم وحیا جزوِ ایمان ہے

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)) (رواہ البخاری)

سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری ؓ سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’سابقہ نبوت کے کلام میں سے لوگوں نے جو باتیں پائی ہیں‘ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب تو حیا چھوڑ دے تو جو دل چاہے کر۔‘‘

(۲۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس پر ثابت قدمی

عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو ، وَقِيْلَ اَبِیْ عَمْرَةَ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ :
قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا ، لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ ، قَالَ : ((قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابو عمرو (یا ابو عمرہ) سفیان بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے:
میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی واضح بات فرمائیں کہ اس کے متعلق مجھے آپ کے علاوہ کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تو کہہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا‘ اور پھر اس پر ثابت قدم رہ۔‘‘

(۲۲) فرائض اور حلال وحرام کا التزام

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :
اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((اَرَاَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ ، وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ ، وَلَمْ اَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا ، اَاَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) (رواہ مسلم ومَعنی حَرَّمْتُ الْحَرَامَ : اجْتَنَبْتُهُ ومَعْنٰى اَحْلَلْتُ الْحَلَالَ : فَعَلْتُهُ مُعْتَقِدًا حِلَّهُ)

ابو عبداللہ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے:
ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: فرمائیے! اگر میں (صرف) فرض نمازیں ادا کروں‘ (صرف) رمضان کے روزے رکھوں‘ حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس سے زیادہ کوئی عمل نہ کروں تو کیا میں جنت میں جا سکوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہاں!‘‘

(۲۳) وضو‘ ذکر‘ نماز‘ صدقہ‘ صبر اور قرآن کے فضائل

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِیِّ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :
((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْا، فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ ، فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابو مالک حارث بن عاصم اشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

’’پاکیزگی نصف ایمان ہے‘‘۔اور’’الحمدللہ‘‘ کا کلمہ ترازو کو بھر دے گا (یعنی نیکی کے پلڑے کو وزنی کرے گا)۔’’سبحان اللہ‘‘ اور’’الحمدللہ‘‘ یہ دونوں کلمے زمین وآسمان کے مابین خلا کو پُر کر دیتے ہیں۔نماز (نمازی کے لیے) نور ہے۔صدقہ (صدقہ کرنے والے کے لیے ایمان کی) دلیل ہے۔صبر (صبر کرنے والے کے لیے) روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف دلیل ہوگا۔ ہر شخص روزانہ اپنا سودا کرتا ہے اوراس کے نتیجے میں یا تو خودکو (جہنم سے) آزاد کرا لیتا ہے یا خودکو تباہ کر بیٹھتا ہے۔‘‘

(۲۴) حرمت ظلم اور حقیقت توحید

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْمَا یَرْوِیْهِ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ : اَنَّهٗ قَالَ:

((یَا عِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ ، وَجَعَلْتُهٗ بَیْنَکُمْ مُّحَرَّمًا ، فَلَا تَظَالَمُوْا ۔

یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ ، فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِکُمْ ، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ ، فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ ، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُهٗ ، فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ ، یَا عِبَادِیْ! اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ ، وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ، فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ۔

یَا عِبَادِیْ! اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ ، وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ ،

یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ ، کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا ، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْکِیْ شَیْئًا ، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ ، قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ ، فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْاَلَتَهٗ ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ ۔

یَا عِبَادِیْ! اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْهَا لَکُمْ ، ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاهَا ، فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَّجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’میرے بندو! میں نے اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے کہ کسی پر ظلم کروں اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے‘ لٰہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں‘ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو‘ میں تمہیں ضرور ہدایت دوں گا۔میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھانا دوں‘ پس تم مجھ سے کھانا مانگو‘ میں تمہیں ضرور کھانا دوں گا۔ میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں‘ پس تم مجھ سے لباس طلب کرو‘ میں تمہیں لباس دوں گا۔میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہ معاف کرنے والا ہوں‘ پس تم مجھ سے مغفرت طلب کرو‘ میں تمہیں بخش دوں گا۔

میرے بندو! تم مجھے کچھ نقصان پہنچا سکتے ہو نہ فائدہ۔ میرے بندو! اگر تم سب کے سب اگلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے نیک ترین شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل اضافہ نہ ہوگا۔ میرے بندو! اگر تم سب کے سب اگلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے بدترین شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن‘ تمام کے تمام کھلے میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کے مانگنے

کے مطابق دیتا جاؤں تو اس سے میرے خزانوں میں بس اتنی سی کمی آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے سمندر میں کمی آتی ہے۔

میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو محفوظ کر رہا ہوں' پھر تمہیں ان کی پوری پوری جزا دوں گا' پس جو شخص اچھا نتیجہ پائے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جسے اچھا نتیجہ نہ ملے تو وہ صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔''

(۲۵) صدقہ کا حقیقی مفہوم

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ :

اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ ﷺ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ ، یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ ، وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ ، وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِھِمْ ، قَالَ :((اَوَ لَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ؟ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً ، وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً ، وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً ، وَکُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ ، وَنَھْیٌ عَنْ مُّنْکَرٍ صَدَقَۃٌ ، وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ))

قَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَھْوَتَہٗ وَیَکُوْنُ لَہٗ فِیْھَا اَجْرٌ؟ قَالَ : ((اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَھَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ وِزْرٌ؟ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَھَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ اَجْرٌ)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

چند صحابہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: ''یارسول اللہ! اہل ثروت تو اجر و ثواب میں سبقت لے گئے' کیونکہ وہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور اپنے زائد مال میں سے صدقہ (بھی) کرتے ہیں (مال نہ ہونے کے سبب ہم صدقہ کرنے سے قاصر ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی صدقے کا سامان مہیا نہیں کیا؟ تمہارا ایک دفعہ ''سبحان اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ تمہارا ایک دفعہ ''اللہ اکبر'' کہنا صدقہ ہے۔ ایک دفعہ ''الحمد للہ'' کہنا صدقہ ہے۔ ایک دفعہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور ہم بستری کرنے میں بھی صدقہ کا ثواب ہے''۔

صحابہؓ نے کہا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرے تو اسے بھی ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''کیا خیال ہے اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرے تو اسے گناہ نہ ہوگا؟ ایسے ہی حلال مقام پر استعمال کرنے پر اجر بھی ملے گا''۔

(۲۶) ہر نیکی صدقہ ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

((کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ ، کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ)) قَالَ : ((تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ ، وَتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِہٖ فَتَحْمِلُہٗ عَلَیْھَا اَوْ تَرْفَعُ لَہٗ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ)) قَالَ :((وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ ، وَکُلُّ خُطْوَۃٍ تَمْشِیْھَا اِلَی الصَّلَاۃِ صَدَقَۃٌ ، وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ)) (رواہ البخاری ومسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''انسان پر ہر جوڑ کی طرف سے روزانہ صدقہ کرنا ضروری ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے۔ سواری کے بارے میں کسی سے تعاون کرنا یعنی سواری پر سوار کرنا یا کسی کا سامان لاد کر اس کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ اچھی بات صدقہ ہے۔ تم جو قدم نماز کے لیے اٹھاؤ گے وہ صدقہ ہے۔ راستہ سے ایذا اور تکلیف دینے والی چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے''۔

(۲۷) نیکی اور گناہ کی پہچان

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ :

((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)) (رواه مسلم)

وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ :((جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ؟)) قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ:((اسْتَفْتِ قَلْبَكَ، اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِی النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ، وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وَاَفْتَوْكَ)) (حديث حسن رويناه فی مُسندَی الامامين احمد بن حنبل والدارمی باسناد حسن)

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

’’اصل نیکی ’’حسن اخلاق‘‘ ہے‘ اور جو چیز تیرے دل میں کھٹکے اور تو چاہتا ہو کہ لوگوں کو اس کی خبر نہ ہو وہ ’’گناہ‘‘ ہے‘‘۔

اور حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: ’’تم نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو (کہ نیکی کیا ہے؟)‘‘ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: ’’اپنے دل سے پوچھ لو۔ جس کام پر انسان کا دل مطمئن ہو وہ نیکی ہے اور جو چیز دل میں کھٹکے اور اس کے متعلق سینہ میں تردد ہو‘ وہ گناہ ہے۔ خواہ لوگ تمہیں اس کے جواز کا بار بار فتویٰ کیوں نہ دیں‘‘۔

(۲۸) وجوب التزامِ سنت

عَنْ اَبِیْ نَجِيْحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ ، فَقُلْنَا :يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ ، فَاَوْصِنَا ، قَالَ :((اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، وَاِنْ تَاَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِیْ فَسَيَرٰی اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ، تَمَسَّكُوْا بِهَا، وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

(رواه ابوداوٗد والترمذی‘ وقال : حديث حسن صحيح)

سیدنا ابو نجیح عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

’’رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک وعظ فرمایا جس سے دل کانپ اٹھے اور آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ! یہ تو گویا الوداع کہنے والے یعنی چھوڑ کر جانے والے کا سا وعظ ہے۔ آپ ہمیں مزید وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں‘ اور وصیت کرتا ہوں کہ اپنے اوپر آنے والے حکام وامراء کے احکام سننا اور اطاعت کرنا‘ خواہ تم پر کوئی حبشی غلام ہی امیر بن جائے۔ تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ یقیناً بہت سے اختلافات دیکھے گا‘ پس (ان حالات میں) تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت (طریقہ) کو لازم پکڑنا اور اسے داڑھوں سے قابو کرنا۔ دین میں نئے نئے کاموں کے ایجاد کرنے سے بچ کر رہنا‘ کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے‘‘۔

(۲۹) ابوابِ خیر

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ :

قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ ، قَالَ :((لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ، وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰی مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ : تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ)) ثُمَّ قَالَ :((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِیُٔ

الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ)) ثُمَّ تَلَا ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ (السجدة:٦ ١٧،١) **ثُمَّ قَالَ :((اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ؟)) قُلْتُ :بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ:((رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)) ثُمَّ قَالَ :((اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟)) فَقُلْتُ :بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ :((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا)) قُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ!وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ فَقَالَ :((ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ!وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ـــ اَوْ قَالَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ ـــ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ))** (رواه الترمذی، وقال: حديث حسن صحيح)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے دور کردے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تو نے ایک انتہائی عظیم چیز کا سوال کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جس کے لیے آسان فرمادے اس کے لیے بلا شبہ بڑا آسان کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو''۔ پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ (جہنم سے) ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو یوں مٹا ڈالتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور انسان کا رات کو نماز ادا کرنا۔ اور پھر آپؐ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ''اہل ایمان کے پہلو (رات کو) بستر سے علیحدہ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو اس کے عذاب کے خوف اور رحمت کی امید کے ملے جلے جذبات و کیفیات سے پکارتے ہیں اور ہم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کچھ تیار کر رکھا ہے۔ یہ سب ان کے کیے ہوئے اعمال کی جزا اور بدلہ ہوگا''۔ پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے دین کی اصل (بنیاد)، اس کا ستون اور اس کا بلند ترین عمل نہ بتادوں؟'' میں نے کہا: یارسول اللہ! کیوں نہیں؟ فرمایا: ''دین کی اصل اسلام (یعنی مکمل اطاعت اور خود سپردگی) ہے۔ اس کا ستون نماز اور افضل و بلند عمل جہاد ہے''۔ پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے ان تمام اعمال کی بنیاد اور اصل کی خبر نہ دوں؟'' میں نے کہا: جی ہاں، یارسول اللہ! کیوں نہیں؟ تو آپؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: ''اسے قابو میں رکھو''۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم جو کچھ بولتے ہیں کیا اس کا مواخذہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: ''اے معاذ! تجھے تیری ماں گم پائے، لوگوں کو ان کے چہروں (یا فرمایا ''نتھنوں'') کے بل جہنم میں ان کی زبانوں کی کٹائی (کمائی) ہی تو لے جائے گی''۔

(۳۰) شرعی احکام کی اقسام

فرائض، حدود، محرمات، سکوت عنہا

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

((اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا ، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا ، وَحَرَّمَ اَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا ، وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ رَحْمَةً لَّكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا)) (حديث حسن، رواه الدارقطنی وغيره)

سیدنا ابوثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کر دیے ہیں انہیں ضائع مت کرو، اور اس نے کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو، اور اس نے کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان کی حرمت پامال نہ کرو، اور اس نے تم پر شفقت فرماتے ہوئے بعض چیزوں کے متعلق عمداً سکوت فرمایا ہے ان کے متعلق تم بحث میں نہ پڑو''۔

(۳۱) زہد کی حقیقت وفضیلت

عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ، فَقَالَ: ((اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا، یُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِیْمَا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ یُحِبَّكَ النَّاسُ)) (حديث حسن رواه ابن ماجة وغيره بأسانيد حسنة)

سیدنا ابوالعباس سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ جب اسے بجالاؤں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور تمام لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپ ؐ نے فرمایا: ’’دنیا سے بے رغبت ہوجاؤ، اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا، اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز رہو، لوگ تم سے محبت کریں گے۔‘‘

(۳۲) ضرررسانی اور بطورانتقام ضرر سے احتراز

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ))

(حديث حسن، رواه ابن ماجة والدارقطني وغيرهما مسندا، ورواه مالك في الموطأ عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن النبي ﷺ مُرْسَلًا، فاسقط اباسعيد، وله طرق يقوى بعضها بعضاً)

سیدنا ابوسعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’نہ کسی کو ضرر پہنچاؤ، نہ ضرر کا انتقام لو۔‘‘

(۳۳) اثباتِ دعویٰ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

((لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعٰی رِجَالٌ اَمْوَالَ قَوْمٍ وَّدِمَاءَهُمْ، وَلٰكِنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْكَرَ))

(حديث حسن، رواه البيهقي وغيره هكذا، وبعضه في الصحيحين)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق (بلاتحقیق) دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے اموال اور خون پر دعویٰ کرنے لگیں، لہٰذا اصول یہ ہے کہ مدعی ثبوت پیش کرے اور مدعا علیہ اگر انکاری ہو تو قسم اٹھائے۔‘‘

(۳۴) امر بالمعروف ونہی عن المنکر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ:

((مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ)) (رواه مسلم)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

’’تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے وہ اسے اپنے ہاتھ (طاقت) سے بدلے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے)۔ اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے (براجانے)۔ اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔‘‘

(۳۵) اسلامی معاشرت کے اصول

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

((لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا یَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ، وَلَا یَخْذُلُهٗ، وَلَا یَحْقِرُهٗ، اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا)) وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِهٖ ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ ، دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک دوسرے پر حسد نہ کرو (کوئی چیز خریدنے کا ارادہ نہ ہو اور کوئی دوسرا شخص خرید رہا ہو تو) خواہ مخواہ بولی میں حصہ لے کر قیمت نہ بڑھاؤ (کہ وہ چیز اسے مہنگی) ملے۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو۔ کسی کی بیع پر کوئی شخص بیع نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس (مسلمان بھائی) پر نہ تو ظلم کرتا ہے' نہ اس کی مدد ترک کرتا ہے اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا: ''تقویٰ یہاں ہے''۔ انسان کے لیے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون' مال اور عزت حرام ہے۔''

(۳۶) حسن معاشرت' تیسیر' ستر عیوب' طلبِ علم اور عمل کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ ، وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ ، وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ))

(رواہ مسلم بھذا اللفظ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص کسی مؤمن کی دنیا میں تکلیف رفع کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی تکلیفوں میں سے تکلیف رفع فرمائے گا۔ جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو شخص طلب علم کی خاطر کوئی راہ چلے اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمائے گا۔ جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت اور تعلیم کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے ہاں موجود مخلوق میں کرتا ہے' اور جسے خود اس کا عمل ہی پیچھے چھوڑ دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔''

(۳۷) اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی وسعتِ رحمت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْمَا يَرْوِیْ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ :

((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً ، فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ ، وَاِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً ، وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً)) (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا بِهٰذِهِ الْحُرُوْفِ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک و تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں (یعنی یہ حدیث قدسی

ہے) فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں۔ پھر اس کی وضاحت یوں فرمائی کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے' ابھی اس نے عمل نہ کیا ہو' اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں مکمل نیکی درج فرما لیتا ہے' اور اگر نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل بھی کر لے تو اللہ تعالیٰ اس ایک نیکی کو اپنے ہاں دس گنا سے لے کر سات سو گنا بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ لکھ لیتا ہے''۔ اور اگر انسان صرف برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو بھی اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں مکمل نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور برائی کا ارادہ کر کے عمل کر لے تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اسے صرف ایک ہی گناہ لکھتا ہے''۔

(۳۸) فرائض اور نوافل اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کا ذریعہ ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ : مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهٗ عَلَیْهِ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ، وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا، وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ)) (رواہ البخاری)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص میرے کسی ولی (دوست) سے عداوت رکھے میرا اس سے اعلانِ جنگ ہے۔ میرا بندہ میرے فرض کردہ امور کے سوا کسی اور چیز کے ذریعے میرے زیادہ قریب نہیں آ سکتا۔ میرا بندہ نوافل (نفلی عبادات) کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں' اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے' اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے' اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں' اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے پناہ ضرور دیتا ہوں۔''

(۳۹) خطا' نسیان اور جبر و اکراہ کی معافی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

((اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِیْ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأَ وَالنِّسْیَانَ، وَمَا اسْتُکْرِهُوْا عَلَیْهِ))

(حدیث حسن' رواہ ابن ماجه والبیهقی وغیرهما)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میری خاطر میری امت سے (تین قسم کے کاموں اور گناہوں کو) معاف کر دیا ہے: خطا' نسیان اور وہ کام جن کے کرنے پر انسان مجبور کر دیا جائے۔''

(۴۰) دنیا کی بے ثباتی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :

اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْکِبَیَّ فَقَالَ : ((کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ))

وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ:

((اِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ لِمَرَضِکَ، وَمِنْ حَیَاتِکَ لِمَوْتِکَ)) (رواہ البخاری)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں کو پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں یوں رہو جیسے کہ اجنبی یا راہ چلتا مسافر ہو۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے:

''شام ہو جائے تو صبح کی انتظار نہ کیا کرو اور صبح ہو جائے تو شام کی انتظار نہ کرو۔ صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت سمجھو''۔

(۴۱) اطاعتِ رسول ایمان کی علامت ہے

عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

((لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ)) (حدیث حسن صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح)

سیدنا ابو محمد عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی دلی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت اور دین کے تابع نہ ہوں''۔

(۴۲) توبہ کی فضیلت اور رحمتِ الٰہی کی وسعت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ:

((قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ ' یَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ ' یَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّکَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً))

(رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امیدیں وابستہ رکھے گا تیرے اعمال جیسے بھی ہوئے میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور مجھے تیرے گناہوں کی کوئی پروانہیں۔ اے ابن آدم! تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں اور تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے معاف کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو اتنے گناہ لے کر آئے کہ روئے زمین بھر جائے تو میں تیری اتنی ہی مغفرت کر دوں گا' بشرطیکہ تو نے شرک نہ کیا ہو''۔

حکمت دین

کا ایک عظیم خزانہ

نبی اکرم ﷺ کی اہم حدیث

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ قَبْلَ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ، فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحَ صَلّٰی بِالنَّاسِ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ، ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَکِبُوْا، فَلَمَّا اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَعَسَ النَّاسُ فِیْ اَثَرِ الدُّلْجَۃِ وَلَزِمَ مُعَاذٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَتْلُوْ اَثَرَہٗ وَالنَّاسُ تَفَرَّقَتْ بِھِمْ رِکَابُھُمْ عَلٰی جَوَادِ الطَّرِیْقِ تَاْکُلُ وَتَسِیْرُ، فَبَیْنَمَا مُعَاذٌ عَلٰی اَثَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَنَاقَتُہٗ تَاْکُلُ مَرَّۃً وَتَسِیْرُ اُخْرٰی عَثَرَتْ نَاقَۃُ مُعَاذٍ فَکَبَحَھَا بِالزِّمَامِ فَھَبَّتْ حَتّٰی نَفَرَتْ مِنْھَا نَاقَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَشَفَ عَنْہُ قِنَاعَہٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا لَیْسَ مِنَ الْجَیْشِ رَجُلٌ اَدْنٰی اِلَیْہِ مِنْ مُعَاذٍ، فَنَادَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: ((یَا مُعَاذُ)) قَالَ لَبَّیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ' قَالَ: ((اُدْنُ دُوْنَکَ)) فَدَنَا مِنْہُ حَتّٰی لَصِقَتْ رَاحِلَتُھُمَا اِحْدَاھُمَا بِالْاُخْرٰی، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَا کُنْتُ اَحْسِبُ النَّاسَ مِنَّا کَمَکَانِھِمْ مِنَ الْبُعْدِ)) فَقَالَ مُعَاذٌ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ نَعَسَ النَّاسُ فَتَفَرَّقَتْ بِھِمْ رِکَابُھُمْ تَرْتَعُ وَتَسِیْرُ، فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاَنَا كُنْتُ نَاعِسًا)) فَلَمَّا رَاٰى مُعَاذٌ بُشْرٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْهِ وَخَلْوَتَهٗ لَهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِئْذَنْ لِيْ اَسْاَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَدْ اَمْرَضَتْنِيْ وَاَسْقَمَتْنِيْ وَاَحْزَنَتْنِيْ ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلْنِيْ عَمَّ شِئْتَ)) فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيَ الْجَنَّةَ لَا اَسْاَلُكَ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا ، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((بَخٍ بَخٍ لَقَدْ سَاَلْتَ بِعَظِيْمٍ ، لَقَدْ سَاَلْتَ بِعَظِيْمٍ [ثَلَاثًا] وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ)) فَلَمْ يُحَدِّثْهُ بِشَيْءٍ اِلَّا قَالَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِرْصًا لِكَيْمَا يُتْقِنَهٗ عَنْهُ ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا حَتّٰى تَمُوْتَ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)) فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعِدْ لِيْ، فَاَعَادَهَا لَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ يَا مُعَاذُ بِرَاْسِ هٰذَا الْاَمْرِ وَذِرْوَةِ السَّنَامِ)) فَقَالَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَحَدِّثْنِيْ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ رَاْسَ هٰذَا الْاَمْرِ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، وَاَنَّ قِوَامَ هٰذَا الْاَمْرِ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ ، وَاَنَّ ذِرْوَةَ السَّنَامِ مِنْهُ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَاِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَيَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدِ اعْتَصَمُوْا وَعَصَمُوْا دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا شَحَبَ وَجْهٌ وَلَا اغْبَرَّتْ قَدَمٌ فِيْ عَمَلٍ تُبْتَغٰى فِيْهِ دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوْضَةِ كَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا ثَقَّلَ مِيْزَانَ عَبْدٍ كَدَابَّةٍ تُنْفَقُ لَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ يُحْمَلُ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

(رواه احمد والبزار والنسائی وابن ماجه والترمذی وقال حديث حسن صحيح)

ترجمہ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ لوگوں کو غزوۂ تبوک کے لئے لے کر نکلے۔ جب صبح ہوگئی تو آپؐ نے ان کو صبح کی نماز پڑھائی، لوگ نماز پڑھ کر پھر سوار ہوگئے۔ جب آفتاب نکلا تو سب لوگ شب بیداری کی وجہ سے اونگھ رہے تھے۔ ایک معاذؓ تھے جو برابر رسولِ خدا ﷺ کے پیچھے پیچھے لگے چلے آرہے تھے۔ بقیہ لوگوں کی سواریاں چرتی رہیں اور چلتی رہیں اور انہیں لے کر راستے کے طول وعرض میں تتر بتر ہوگئی تھیں۔ اسی دوران میں کہ معاذؓ کی اونٹنی نے جو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پیچھے پیچھے کبھی چرتی اور کبھی چلتی جا رہی تھی، دفعتہً ٹھوکر کھائی، معاذؓ نے اس کو لگام کھینچ کر سنبھالا تو وہ اور تیز ہوگئی یہاں تک کہ اس کی وجہ سے آپؐ کی اونٹنی بھی بدک گئی۔ آپؐ نے اپنا نقاب اٹھایا! دیکھا تو لشکر بھر میں معاذؓ سے زیادہ کوئی اور شخص آپ کے قریب نہ تھا۔ آپؐ نے انؓ کو آواز دی اے معاذؓ! انہوں نے جواب دیا، یا نبیؐ اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا اور قریب آجاؤ، وہ قریب آگئے اور اتنے قریب آگئے کہ دونوں کی سواریاں ایک دوسرے سے بالکل مل گئیں۔ آپؐ نے فرمایا میرا یہ خیال نہیں تھا کہ لوگ مجھ سے اتنی دور ہوں گے۔ معاذؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ کچھ اونگھ رہے تھے (اس لئے) ان کی سواریاں چرتی رہیں اور چلتی رہیں اور اِدھر اُدھر انہیں لے کر متفرق ہو گئیں۔ آپؐ نے فرمایا میں خود بھی اونگھ رہا تھا۔ معاذؓ نے جب دیکھا کہ آپؐ ان سے خوش ہیں اور موقع بھی تنہائی کا ہے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دیجئے تو ایک بات پوچھوں جس نے مجھے بیمار ڈال دیا ہے اور نڈھال کر دیا ہے اور غمزدہ بنا رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا جو چاہتے ہو پوچھو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کوئی ایسا کام بتا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس کے سوا میں آپؐ سے اور کچھ نہیں پوچھوں گا۔ آپؐ نے فرمایا بہت خوب، بہت خوب، تم نے بڑی بات پوچھی۔ تین بار فرمایا۔ جس کے لئے خدا بھلائی کا ارادہ کرے اس کے لئے کچھ اتنی دشوار بھی نہیں۔ آپؐ نے ان

سے کوئی بات نہیں فرمائی جو تین بار نہ دہرائی ہو، اس خیال سے کہ وہ آپؐ کی بات خوب پختہ یاد کرلیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھو، نماز پڑھا کرو، اللہ کی عبادت کیا کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ یہاں تک کہ اسی حال پر تمہاری موت آجائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! پھر ارشاد فرمایئے۔ آپؐ نے ان کی خاطر تین بار فرمایا، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اگر چاہو تو اس دین کے اونچے عملوں میں جو چوٹی کا عمل ہے اور جو اس کی جڑ ہے، وہ تمہیں بتا دوں۔ انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! ضرور ارشاد فرمایئے! آپؐ نے فرمایا سب میں جڑ کا عمل تو یہ ہے تو اس کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور جس عمل سے دین کی بندش مضبوط رہتی ہے، وہ نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا ہے اور اس کے اونچے اونچے عملوں میں سب سے چوٹی کا عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں جنگ اس وقت تک جاری رکھوں جب تک کہ لوگ نماز نہ پڑھیں، زکوٰۃ نہ دیں اور اس بات کی شہادت نہ دیں کہ معبود کوئی نہیں مگر اللہ جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ جب یہ باتیں کرلیں تو وہ خود بھی بچ گئے اور اپنی جان و مال کو بھی بچالیا مگر ہاں جو شریعت کی زد میں آجائے اور اس کے بعد ان کا حساب خدا کے سپرد ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے، کوئی چہرہ (عمل کرتے کرتے) متغیر نہیں ہوا اور کوئی قدم (سفر کرتے کرتے) غبار آلود نہیں ہوا، کسی ایسے عمل میں جس کا مقصد درجاتِ جنت ہوں فرض نماز کے بعد جہاد فی سبیل اللہ کے برابر اور نہ بندہ کے میزانِ عمل میں کوئی نیکی اتنی وزن دار ثابت ہوئی جتنا کہ اس کا وہ جانور جو جہاد فی سبیل اللہ میں مر گیا یا جس پر اس نے راہِ خدا میں سواری کی!

❁❁❁

مرکزی **انجمن خدّام القرآن** لاہور

کے قیام کا مقصد

منبع ایمان ......اور...... **سرچشمۂ یقین**

قرآنِ حکیم

کے **علم وحکمت** کی

وسیع پیمانے ......اور...... اعلیٰ علمی سطح

پر تشہیر واشاعت ہے

تاکہ امتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں **تجدیدِ ایمان** کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے

اور اس طرح

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ - اور - غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی

کی راہ ہموار ہو سکے

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ